بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB) Ph: +91-01872-220186,
Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍ جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ مدائن کی فتح کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ 'سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم' میں لکھتے ہیں کہ خندق کھودتے ہوئے ایک جگہ ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا۔ صحابہ تین دن کے مسلسل فاقے سے نڈھال تھے آخر تنگ آکر وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ آپؐ فوراً وہاں تشریف لائے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیا اور پتھر پر ضرب لگائی۔ لوہے کے لگنے سے پتھر سے شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور سے اللہ اکبر! کہا اور فرمایا مجھے مملکتِ شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر آپؐ نے دوسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آرہے ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیسری مرتبہ ضرب لگائی اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور صنعا کے دروازے مجھے دکھائے جارہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ نظارے عالمِ کشف سے تعلق رکھتے تھے گویا اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کی آئندہ فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہ میں امید و شگفتگی کی روح پیدا فرمادی۔ مدائن کی فتح کا وعدہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں حضرت سعدؓ کے ہاتھوں پورا ہوا۔ قادسیہ کی فتح کے بعد موجودہ عراق کے قدیمی شہر بابل کو فتح کیا بابل موجودہ عراق کا قدیم شہر تھا۔ بابل کو فتح کرنے کے بعد کُوثیٰ نام کے ایک تاریخی

شہر کے مقام پر پہنچے یہ بابل کا نواحی علاقہ ہے۔ کُوثیٰ وہ جگہ تھی جہاں حضرت ابراہیمؑ کو نمرود نے قید کیا تھا اور قید خانے کی جگہ اس وقت تک محفوظ تھی۔ حضرت سعدؓ جب وہاں پہنچے اور قید خانے کو دیکھا تو قرآن کریم کی آیت پڑھی۔تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۔یعنی یہ دن ایسے ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ پھر کُوثی سے ہوتے ہوئے اسلامی لشکر بہر سیر پہنچا۔ یہاں ایرانیوں نے کسریٰ کے شکاری شیر کو لشکر پر چھوڑ دیا جو گرجتا ہوا اسلامی افواج پر حملہ آور ہو گیا۔ حضرت سعدؓ کے بھائی ہاشم بن ابی وقاص نے شیر پر تلوار سے وار کیا اور شیر وہیں ڈھیر ہو گیا۔

کسریٰ کا پایہ تخت، مدائن بغداد سے بطرفِ جنوب کچھ فاصلے پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا۔ مسلمان لشکر کے لیے دریا عبور کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ ایک رات حضرت سعدؓ کو خواب دکھایا گیا کہ مسلمانوں کے گھوڑے پانی میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپؓ نے یہ فرماتے ہوئے کہ مسلمانو! آؤ اس دریا کو تیر کر پار کریں اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ آپؓ کی پیروی میں بقیہ سپاہیوں نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیے۔ مقابل فوج نے یہ حیران کن منظر دیکھا تو خوف سے چیخنے لگے اور بھاگ کھڑے ہوئے کہ دیو آ گئے دیو آ گئے۔ مسلمانوں نے آگے بڑھ کر شہر اور کسریٰ کے محلات پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمائی تھی۔ حضرت سعدؓ نے حکم دیا کہ شاہی خزانہ اور نوادرات جمع کیے جائیں۔ مسلمان سپاہیوں نے نہایت دیانت داری کے ساتھ سارا سامان اکٹھا کر دیا۔ مالِ غنیمت حسبِ قاعدہ تقسیم ہو کر پانچواں حصّہ دربارِ خلافت میں بھجوا دیا گیا۔

جنگ جلولاء 16ء ہجری میں لڑی گئی۔ مدائن میں شکست کھانے کے بعد ایرانیوں نے بغداد اور خراسان کے درمیان واقع جلولاء شہر میں جمع ہو کر جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضرت عمرؓ کے حکم پر حضرت سعدؓ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار کا لشکر سپرد کر کے جلولاء روانہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مہینوں شہر کا محاصرہ کیے رکھا اس دوران لگ بھگ اسّی معرکے ہوئے۔ جلولاء کی فتح پر حضرت عمرؓ نے اہلِ عجم کے تعاقب سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مالِ غنیمت پر مسلمانوں کی سلامتی کو ترجیح دیتا ہوں۔

جب مالِ غنیمت میں سے خُمس حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؓ مالِ غنیمت میں موجود قیمتی جواہرات دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا اللہ جس قوم کو یہ عطا فرماتا ہے تو اُن میں حسد اور بغض بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا

یہ بڑے غور و فکر اور استغفار والی بات ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں حسد اور بغض دولت کے آنے کے بعد بڑھتا ہی چلا گیا۔

حضرت سعدؓ ابھی مدائن میں ہی مقیم تھے کہ انہیں ایرانی لشکر کی میدانی علاقے میں پیش قدمی کی اطلاع ملی۔ حضرت عمرؓ کی ہدایت پر ضرار بن خطاب کی سرکردگی میں ایک لشکر مقابلے کے لیے روانہ ہوا۔ ماسبذان کے میدانی علاقے ہندف مقام پر لڑائی ہوئی اور ایرانیوں نے یہاں بھی شکست کھائی۔

14ہجری میں حضرت عمرؓ نے فوجی نقطۂ نظر سے بعض فوائد دیکھ کر عراق میں چھوٹے پیمانے پر ایک دوسرا محاذ کھول دیا اور چھاؤنی شہر بصرہ کی داغ بیل ڈالی۔ اس علاقے میں فوج بٹھانے کا بڑا مقصد یہی تھا کہ ایرانی فوج کی کمک نہ پہنچ پائے۔ مسلمانوں نے خوزستان کے معروف شہر اہواز پر قبضہ کیا تو وہاں کے رئیس بیرواز نے مصالحت کرلی۔ اس معرکے میں مسلمانوں نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے غلام بنایا تھا مگر حضرت عمرؓ کے حکم پر سب کو رہا کر دیا گیا۔ اس علاقے میں ایرانی دو راستوں سے مسلمان لشکر پر بار بار حملہ آور ہوتے تھے، مسلمانوں نے ان دونوں راستوں پر قبضہ کر لیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اکثر جگہ ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو تنگ کیا جاتا، حملے کیے جاتے وہیں مسلمانوں نے حملے کیے اور ان جگہوں پر قبضہ کیا۔

جلولاء میں مسلمانوں کی فتح کے بعد ایرانی ہرمزان کی قیادت میں رامہرمز میں جمع ہوئے۔ حضرت عمرؓ کی ہدایت پر حضرت سعدؓ نے نعمان بن مقرن کو کوفہ اور ابوموسیٰ اشعری کو بصرہ سے لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا نیز ہدایت فرمائی کہ جب دونوں لشکر اکٹھے ہو جائیں تو ابو سبرۃ بن رُہم ان کے کمانڈر ہوں۔ نعمان بن مقرن کی فوج سے ہرمزان کا مقابلہ ہوا اور وہ شکست کھا کر تستر کی طرف بھاگ گیا۔ طویل محاصرے کے بعد جب شہر فتح ہوا اور ہرمزان گرفتار کیا گیا تو اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا معاملہ حضرت عمرؓ پر چھوڑ دیا جائے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ہرمزان کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں مدینہ بھجوا دیا۔ جب قافلہ مدینہ میں داخل ہوا تو ہرمزان کو اس کا اپنا ریشمی لباس پہنایا گیا جس پر سونے کا کام ہوا ہوا تھا اور اس کے سر پر ہیروں سے جڑا ہوا تاج رکھا گیا تا کہ حضرت عمرؓ اور مسلمان اس کی اصل ہیئت کو دیکھ لیں پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ وہ جب مسجد میں پہنچے تو حضرت عمرؓ اپنی پگڑی پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ ہرمزان نے پوچھا عمر کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ سو رہے ہیں۔ اس وقت مسجد میں آپ کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا۔ ہرمزان نے پوچھا ان کے پہرے دار اور دربان کہاں ہیں۔ لوگوں نے کہا ان کو کسی پہرے دار درباری

کاتب اور دیوان کی ضرورت نہیں ہے۔ ہرمزان نے بے ساختہ کہا کہ یہ شخص ضرور کوئی نبی معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ نبی تو نہیں مگر انبیاء کے طریق پر ضرور ہیں۔ ہرمزان، حضرت عمرؓ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا اور اس نے ایک دلچسپ مکالمے کے بعد اسلام قبول کر لیا اور مدینے ہی میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت عمرؓ نے اس کا دو ہزار وظیفہ مقرر فرمایا۔ 'عقد الفرید' میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایران پر لشکر کشی میں ہرمزان سے مشورہ کرتے اور اس کی رائے کے مطابق عمل کیا کرتے۔

یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی شہادت میں ہرمزان کا ہاتھ تھا لیکن حضرت مصلح موعودؓ اس شبہ کو درست نہیں سمجھتے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا قاتل فیروز قتل سے پیشتر ایک روز ہرمزان سے ملا۔ فیروز کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر ہرمزان نے اس کی وجہ پوچھی اور خنجر کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ جس وقت وہ دونوں باتیں کر رہے تھے اس وقت کسی نے انہیں دیکھ لیا۔ جب حضرت عمرؓ شہید ہو گئے تو اس نے بیان دے دیا کہ میں نے خود ہرمزان کو یہ خنجر فیروز کو پکڑاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ کے چھوٹے بیٹے عبیداللہ نے بلا تحقیق از خود ہرمزان کو قتل کر دیا۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو آپؓ نے ہرمزان کے بیٹے کو بلایا اور عبیداللہ کو اس کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ تیرے باپ کا قاتل ہے پس تُو جا اور اسے قتل کر دے۔ گو بعد میں ہرمزان کے بیٹے نے لوگوں کی سفارش پر عبیداللہ کو قتل نہ کیا تاہم اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل کو گرفتار کرنا اور سزا دینا حکومت کا کام ہے۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ پروفیسر نسیم سعید صاحبہ اہلیہ محمد سعید صاحب (جو حضرت الحاج حافظ ڈاکٹر سیّد شفیع صاحب محقق دہلوی کی بیٹی تھیں)، مکرم داؤد سلیمان بٹ صاحب جرمنی۔ (مرحوم جرمنی میں حفاظتِ خاص کی ڈیوٹی بڑی بشاشت سے کیا کرتے تھے۔)، مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ غلام مصطفیٰ اعوان صاحب ڈھپی ضلع سیالکوٹ، مکرم رانا عبدالوحید صاحب لندن اور مکرم الحاج میر محمد علی صاحب سابق نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔